بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹- ماہ نبوت ہش ۱۳۲۰۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی بڑی صاحبزادی سیدہ امۃ السلام صاحبہ بیگم جناب مرزا رشید احمد صاحب چند روز سے سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دُعا کریں۔

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب تا حال بیمار ہیں۔ درجۂ حرارت ۱۰۲ ہے۔ جگر میں درد کی بھی شکایت ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

آج مقامی دفاتر میں صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے ولیمہ کی تقریب کی وجہ سے تعطیل رہی۔

جلد ۲۹ | ۲۱- ماہ نبوت ہش ۱۳۲۰ | ۳۰- ماہ شوال سنہ ۱۳۶۰ھ | ۲۱- ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۶۵

اشاعتِ دین کا بہترین طریق وُہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اختیار فرمایا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعثت کی ضرورت ثابت کرنے کے لئے جو دلائل دیئے ہیں۔ ان میں ایک بہت بڑی دلیل یہ پیش فرمائی ہے۔ کہ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دُوسرے بعث کے مصداق ہیں۔ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دو بعث مقدر تھے۔ ایک بعث تکمیل ہدایت کے لئے اور دُوسرا تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے۔ تکمیل ہدایت کا ذکر قرآن کریم کی اس آیت میں ہے۔ یتلوا صحفًا مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہدِ حیات میں وُہ تمام متفرق ہدایتیں جو حضرت آدم ؑ سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام تک آئی تھیں۔ قرآن شریف میں جمع کردی گئیں۔ اور خدا تعالےٰ نے الیوم اکملت لکم دینکم کی خوشخبری سنا کر بتا دیا۔ کہ تکمیل ہدایت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ہو چکی ہے۔ دُوسرے بعث یعنی تکمیل اشاعت ہدایت کا ثبوت اس آیت سے ملتا ہے۔ جس میں خدا تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا۔ قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ چونکہ کامل اشاعت سے متعلق ضروری سامان اور ذرائع رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں موجود نہ تھے۔ اس لئے آپ کی دُوسری بعثت رکھی گئی۔ اب جبکہ خدا تعالےٰ نے تمام ضروری سامان اور ذرائع پیدا کر دیئے ہیں۔ ضروری ہے۔ کہ اس زمانہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ثانی ہو۔ اور چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسب آیت وَ آخرین منہم دوبارہ تشریف لانا بجز صورت بروز غیر ممکن ہے۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانیت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے لئے منتخب کیا۔

وُہ سامان اور ذرائع کیا ہیں۔ جو موجودہ زمانہ میں خدا تعالےٰ نے تکمیل ہدایت کے لئے پیدا کئے۔ ان کے متعلق کسی تفصیلی بیان کی ضرورت نہیں۔ ہر سمجھدار انسان جانتا ہے۔ کہ اس وقت تمام دُنیا ایک ملک کا سا رنگ اختیار کر چکی ہے۔ تار۔ ڈاک۔ ٹیلیفون۔ ریڈیو۔ ریل۔ بحری جہاز۔ ہوائی جہاز۔ مطابع۔ باہمی زبانوں کا علم ایسی چیزیں ہیں۔ جن کے ذریعہ دُنیا کے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم میں دین کی باتیں پہونچائی جا سکتی ہیں۔ اور ان کے سمجھانے کے دلائل پیش کئے جا سکتے ہیں۔ غرض خدا تعالےٰ نے موجودہ زمانہ میں ہر ایک اشاعت کی راہ کھول دی ہے۔ ہر ایک ملک کی طرف سفر آسان کر دیئے ہیں۔ اور جا بجا مطابع جاری ہو گئے ہیں۔ ڈاک کا احسن انتظام ہے۔ اکثر لوگ ایک دوسرے کی زبان سے واقف پائے جاتے ہیں۔

پس قرآن کریم میں ایک طرف تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کا ذکر اور دوسری طرف موجودہ زمانہ میں تکمیل اشاعت کے لئے خدا تعالےٰ کا ایسے ذرائع پیدا کر دینا جن کا کسی سابقہ زمانہ میں نام و نشان بھی نہیں پایا جاتا تھا۔ ظاہر کرتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بروز کے مبعوث ہونے کا یہی زمانہ ہے اور ظاہر ہے۔ کہ اس زمانہ میں سوائے حضرت مرزا صاحب کے اور کوئی اس دعوے کے ساتھ کھڑا نہیں ہوا۔ اور نہ کسی نے سوائے آپ کے اسلام کی اشاعت ان ذرائع سے کی۔ اور کرنے کا ارشاد فرمایا۔ جو اس زمانہ میں پیدا کئے گئے ہیں۔ پس آپ ہی خدا تعالےٰ کے وُہ برگزیدہ انسان ہیں۔ جنہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا منصب عطا ہوا۔

عام مسلمان دین سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے یہ سمجھے بیٹھے تھے۔ کہ دنیا میں تکمیل اشاعت ہدایت اس طرح ہوگی۔ کہ امام مہدی اور حضرت مسیح ناصری آخری زمانہ میں تلوار لے کر کھڑے ہو جائیں گے۔ اور مسلمانوں کو ساتھ لے کر دُنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہر مذہب و ملت کے لوگوں کو یا تو مسلمان بنالیں گے۔ یا انہیں قتل کر دیں گے۔ لیکن یہ ایسا باطل خیال ہے۔ جو اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ کیونکہ اسلام نے دین میں جبر قطعًا جائز نہیں رکھا۔ ادھر خدا تعالےٰ نے اس کے لئے کوئی سامان اور ذرائع مسلمانوں کو نہیں دیئے جبرًا دوسروں کو مسلمان بنانے کی طاقت رکھنا تو الگ رہا۔ مسلمان اپنی ہستی۔ اپنی عزت اور اپنے وقار کو قائم رکھنے کی بھی ہمت نہیں رکھتے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں مسلمانوں کے اس سراسر غلط خیال کی تردید فرمائی ہے۔ وہاں دلائل اور حجج سے اشاعت اسلام کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ دین کی اشاعت کا اصل اور حقیقی طریق یہی ہے۔ اور اسی طرح کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ فرماتے ہیں ؎

صفِ دُشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دِکھایا ہم نے

اگرچہ مخالفین نے آپ کے اس طریق پر طرح طرح کے اعتراضات کئے۔ ہنسی و تمسخر سے بھی کام لیا۔ لیکن زمانہ کی پے در پے ٹھوکریں کھانے۔ روز بروز تنزل کے گڑھے میں گرتے جانے اور خونی مسیح و مہدی کے آنے سے مایوس ہو جانے کی وجہ سے اب انہیں بھی خیال پیدا ہو رہا ہے کہ دین کی اشاعت کا اگر کوئی بہترین طریق ہے تو یہی ہے۔ کہ مذہبی لٹریچر کی عام اشاعت کی جائے۔ چنانچہ جمعیت العلماء ہند کے سکرٹری مولوی احمد سعید صاحب نے اخبارات میں ایک اعلان شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھتے ہیں:-

”موجودہ دَورِ الحاد و بے دینی کا مقابلہ۔ اور اس کے انسداد کی عملی صورت کے لئے

اہلِ علم نے مختلف طریقے اختیار کئے ہیں۔

ان طریقوں میں سب سے بہتر اور سریع التاثیر طریقہ جواب تک تجربہ سے ثابت ہؤا ہے۔ وُہ یہ ہے کہ سہل اور آسان زبان میں مذہبی لٹریچر کی عام اشاعت کی جائے۔"

(انقلاب ۱۸ر نومبر)

دراصل یہ وہی طریقہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اختیار فرمایا۔ اور جس پر علمائے زمانہ تمسخر و استہزا کرتے رہے۔ اب اگرچہ دیگر طریقوں کی ناکامیوں اور مایوسیوں نے علماء کو اس کی طرف متوجہ کیا ہے۔ لیکن پھر بھی یہ ممکن نہیں۔ کہ اسے وُہ صحیح رنگ میں اختیار کر سکیں۔ اور مؤثر بنا سکیں۔ کیونکہ موجودہ دورِ الحاد و بے دینی کے مقابلہ کے لئے ان کے پاس محض قصے اور کہانیاں ہیں۔ نہ کہ اسلام کی صداقت اور فضیلت کے زندہ نشانات اور جن لوگوں کے دلائل کا سارا دارو مدار قصوں پر ہو۔ وُہ الحاد اور بے دینی کے سیلاب کو نہ صرف روک نہیں سکتے۔ بلکہ خود بھی اسی میں بہ جاتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ یہ خطرہ جمعیۃ العلمائے ہند کے سکرٹری صاحب کو بھی لاحق ہے۔ چنانچہ ابھی سے وُہ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ:-

"یہ کام تنہا میرے بس کا نہیں ہے"

کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ سارے ہندوستان کے علماء کی جمعیۃ کے سکرٹری صاحب یعنی تمام علماء کے راہ نما کفر و الحاد کے مقابلہ میں اپنے آپ کو تنہا سمجھ رہے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کا وُہ جری جو اس زمانہ میں مبعوث ہؤا۔ تن تنہا ساری دُنیا کے مقابلہ میں کھڑا ہؤا۔ اور کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی اس کے دل میں یہ خیال نہ آیا۔ کہ جس مقصدِ عظیم کو لے کر میں کھڑا ہؤا ہوں۔ وُہ پُورا نہ ہوگا۔ یا اس کی تکمیل کے لئے مجھے خدا تعالےٰ کے سوا کسی اور پر تکیہ کرنا چاہیئے ؛

صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعوتِ ولیمہ

قادیان ۱۹ر نومبر۔ آج بعد نماز مغرب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے ولیمہ کی دعوت نہائت وسیع پیمانہ پر دی گئی۔ جس کا انتظام پرانے زنانہ جلسہ گاہ میں کیا گیا تھا۔ دعوت میں چھ سو کے قریب ہر طبقہ کے اصحاب مدعو تھے۔ کھانا کھلانے کے لئے علیحدہ علیحدہ بلاک بنائے گئے تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے تشریف لانے پر تمام بلاکوں میں یکدم کھانا تقسیم کیا گیا۔ تیس کے قریب مقامی ہندو اور سکھ صاحبان مدعو تھے۔ جن کے کھانے کا علیحدہ انتظام تھا۔ پنڈت گرپرشاد صاحب شاد نے اس موقعہ پر سہرا پڑھا۔ کھانا کھانے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی ؛

کل اڑھائی سو کے قریب خواتین کو دعوتِ ولیمہ دی گئی تھی ؛

مسئلہ خلافت کی تعلیم و تلقین کا ہفتہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت مسئلہ خلافت کے متعلق ۲۳ تا ۲۹ نومبر انشاء اللہ ہفتہ تعلیم و تلقین منایا جائے گا۔ تمام مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ اس ہفتہ کو پوری تیاری اور شان سے منانے اور اسے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ خدام و انصار اپنے اپنے حلقہ میں روزانہ ایک گھنٹہ بالالتزام جلسہ منعقد کریں۔ تقاریر کے باقاعدگی سے نوٹ لیں۔ اور ہر روز کا سبق اچھی طرح یاد کر لیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں

اے میرے بندہ پرور کر ان کو نیک اختر
رتبہ میں ہوں یہ برتر اور بخش تاج و افسر
تو ہے ہمارا رہبر تیرا نہیں ہے ہمسر
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

شیطاں سے دُور رکھیو اپنے حضور رکھیو
جاں پُر ز نور رکھیو دل پُر سرور رکھیو
ان پر میں تیرے قرباں رحمت ضرور رکھیو
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اے میرے دل کے پیارے اے مہرباں ہمارے
کر ان کے نام روشن جیسے کہ ہیں ستارے
یہ فضل کر کہ ہوویں نیکو گہر یہ سارے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اے میری جاں کی جانی اے شاہ دو جہانی
کر ایسی مہربانی ان کا نہ ہووے ثانی
دے بختِ جاودانی اور فیضِ آسمانی
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اہلِ وقار ہوویں۔ فخرِ دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی تقریب شادی

از جناب میاں غلام محمد صاحب اختر لیبر وارڈن لوکو ورکشاپ لاہور

اے نورِ قلب آپ کو عزت نصیب ہو
ہر دم خدا کے فضل سے فرحت نصیب ہو
عرفانِ حق کے نشہ میں ڈوبے رہیں سدا
یعنی سبوئے بادۂ رحمت نصیب ہو
ہر گام پر سمندِ صداقت ہو تیز تیز
ہر ہر قدم پہ رحمت و نصرت نصیب ہو
ہر وقت ماہ بخت منوّر ہو آپ کا
ہر آن چرخِ اوج پہ رفعت نصیب ہو
اولاد آپ کی بنے مصداقِ وحیِ حق
ملّت کو جاہ و حشمت و صولت نصیب ہو
اس نسلِ خیر سے اٹھیں ایسے خدا پرست
جن کے عمل سے دین کو شوکت نصیب ہو
اس منزلِ جہاں میں بھٹکے ہوؤں کو پھر
ان کے طفیل راہِ صداقت نصیب ہو
المختصر دعا ہے دلِ حق پرست کی
خلّاقِ دو جہاں کی محبت نصیب ہو
اختر قسم ہے سر کا اٹھانا نہیں روا
جب آستانِ یار پہ رفعت نصیب ہو

مبارک بادی بزبان پنجابی

از حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی

محمودہ دے نام جو اسدی والدہ نے فرمایا
سبحان اللہ اوہ پڑھ کے مینوں لطف نہایت آیا
ہر اک فقرہ دردِ دل دے نال کرینداعرضاں
یا اللہ کر اس جوڑی دیاں ساریاں پوریاں غرضاں
وچہ حیاتی دین دُنی دیاں پاون سب مراداں
اللہ حافظ ناصر ہووے سدا رہن دلشاداں
سب فقرات دعائیہ دے نال میں ہو کر شامل
آمین آکھاں تیرے رب صفات مکمل کامل
مبارک بیگم نے جو سنگیا اوہ سب دے دہ ربا
نانی دادی بھی خوش نالے دوہاں دے اماں ابا
میری طرفوں سب نوں ہوون لکھ مبارک باداں
ایسی مبارک نسلوں بخشے اللہ نیک اولاداں
پنج سالہ بیمار دماغ نہ کردا راہنمائی
ایسے کارن عرض دعا دی ایتھے گل مکائی

خلافتِ احمدیّہ اور غیر مبایعین

صدر انجمن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی تحریرات کی تشریح

(۲)

خلافت کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی پیش گوئی

خلافت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو پیشگوئی الوصیت میں فرمائی ہے۔ وُہ یہ ہے:-

" یہ خدا تعالےٰ کی سنت ہے۔ اور جبکہ اس نے انسان کو دُنیا پر بنایا۔ ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے۔ کہ وُہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وُہ فرماتا ہے۔ کتب اللہ لاغلبنّ انا ورسلی . . . . اور جس راستبازی کو وُہ دُنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ ان کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پُوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی۔ ٹھٹھے اور طعن وتشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وُہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں۔ تو پھر ایک دُوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جس کے ذریعہ سے وُہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے۔ اپنے کمال کو پہونچتے ہیں۔ غرض دوقسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے:-

(۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے:-

(۲) دُوسرے ایسے وقت میں جبکہ نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دُشمن زور میں آجاتے ہیں . . . . اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوتی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وُہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہوُا۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے۔ اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا۔ جو فرمایا تھا۔ لیمکننّ لھم دینھم ارتضیٰ لھم ولیبدلنّھم من بعد خوفھم امنا یعنی خوف کے بعد ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت مُوسیٰ کے وقت میں ہوُا . . . . ایسا ہی عیسےٰ کے ساتھ معاملہ ہوُا . . . . . سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلائے۔ سو اب ممکن نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دے . . . . . تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اور اس کا تمہارے لئے آنا بہتر ہے۔ کیونکہ وُہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وُہ قدرت آ نہیں سکتی۔ جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی . . . . ضرور ہے کہ دُنیا قائم رہے۔ جب تک وُہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں۔ جن کی خدا نے خبر دی ہے۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوُا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے لئے زمین میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیئے۔ کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں۔ تا دُوسری قدرت آسمان سے نازل ہو!"

پیش گوئی کی تشریح

ناظرین کرام! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا تحریر سے ذیل کے اُمور روز روشن کی طرح ثابت ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کے عقائد کے مؤید اور غیر مبایعین کی تردید میں شمشیر بکف ہیں:-

اوّل - قدرتِ ثانیہ سے مُراد نبی کا خلیفہ ہونا ہے۔ اور قدرتِ اول سے مُراد خود نبی۔ قدرت ثانی کے خلافت ہونے پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وجُود کو بطور شاہد پیش کیا گیا ہے۔ اور آیت استخلاف سے لیمکننّ لھم دینھم الخ کو پیش کر کے خلافت کے قدرتِ ثانیہ ہونے پر استدلال کیا گیا ہے:-

دوم - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے تئیں قدرتِ اوّل یعنی نبی قرار دے کر قدرتِ ثانیہ کے ظہُور کو انبیاء کے بعد سنتِ قدیمہ قرار دیکر جماعت احمدیہ کو اس کا حتمی وعدہ دیا ہے۔

سوم - اس وعدہ میں بتایا ہے۔ کہ یہ قدرتِ ثانیہ میرے جانے کے بعد آئے گی۔ پس یہ قدرتِ ثانیہ انجمن کی جانشینی سے الگ شے ہے۔ کیونکہ انجمن تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بن چکی تھی۔ اور آپ کی جانشینی میں اپنے فرائض مفوضہ ادا کر رہی تھی۔

چہارم - اس تحریر میں قدرتِ ثانیہ کو دائمی قرار دے کر بتایا ہے۔ کہ اس کا ایک سلسلہ چلے گا جو قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ یعنی جب پہلا خلیفہ قائم ہو جائے گا۔ جو اس سلسلہ کی پہلی اور بنیادی کڑی ہوگا۔ تو اس کے بعد یکے بعد دیگرے قدرتِ ثانی کے مظہر ہوتے رہیں گے۔

پنجم - یہ قدرتِ ثانیہ کوئی معنوی شے نہیں بلکہ بعض وجُود ہوں گے۔ جو اس کے مظہر ہوں گے۔ اور یہ وجُود یکے بعد دیگرے سلسلہ وار آتے رہیں گے۔

ششم - یہ قدرتِ ثانیہ آسمان سے نازل ہوگی۔ یعنی ایسے خلفاء کا انتخاب بھی آسمانی تائید سے ہوگا۔ اور ان کے انتخاب میں ایک طرح سے خدا کا دخل ہوگا:-

اب ہم جناب مولوی محمد علی صاحب سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ یہ قدرتِ ثانیہ جس کا ظہُور جماعت احمدیہ میں ضروری قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ اس کے پہلے مظہر حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے رنگ میں ظاہر ہو گئے۔ اور تمام جماعت نے انہیں اپنا واجب الاطاعت۔ اور مفروض الطاعۃ امام تسلیم کر لیا۔ اور خود آپ لوگوں نے آپ کے تمام احکام کو خواہ مسائل کے بارہ میں ہوں۔ یا اور امُور کے بارہ میں ماننا جماعت کے لئے ضروری قرار دیدیا۔ تو اب آپ نے یہ کیا راستہ اختیار کر لیا کہ خلافت ثانیہ کے وقت آپ سرے سے خلافت کے ہی مُنکر ہو بیٹھے۔ اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ الوصیت میں شخصی خلافت کا ذکر ہی نہیں۔ حالانکہ چھ سال تک آپ لوگوں نے حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کو واجب الاطاعۃ خلیفہ تسلیم کیا۔ اور ان کی خلافت کو اپنے اعلان ومعاہدہ میں منشاء الوصیت کے مطابق قرار دیا:-

ایک لطیفہ

اس جگہ ایک لطیفہ قابلِ نوٹ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الوصیت میں انجمن کے ممبروں میں صرف دو عالموں کا ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ گویا چودہ ممبروں میں سے بارہ ممبر غیر عالم بھی ہو سکتے ہیں۔ اب اگر کسی دینی امر میں انجمن کوئی اجتہاد کرے۔ تو درحقیقت وہ دو ہی عالموں کی رائے ہوگی۔ پھر کیا عجیب بات نہیں کہ مولوی محمد علی صاحب اپنے مصنوعی اصول کے ماتحت دو عالموں کی رائے کو تو خلیفہ کی نگرانی کے بغیر قطعی حجت تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کے وعدہ کے مطابق قدرت ثانیہ کے مظہر کے اجتہاد کو وہ ان دو عالموں کے اجتہاد کا پایہ بھی دینے کے لئے تیار نہیں۔ گویا مولوی صاحب یہ کہتے ہیں کہ دو عالموں کی حکومت دنیا کے احمدیوں پر چلنی چاہیئے۔ مگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کے ماتحت قدرت ثانی کے مظہر کو اس شان کا واجب الاطاعت امام تسلیم کرتے ہیں۔ جس قسم کا امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد چھ سال تک جناب مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح اول کو تسلیم کرنے کا اعلان فرمایا۔ جیسا کہ مولوی صاحب نے لکھا۔

"خلیفۃ المسیح کی بیعت ہم لوگوں نے جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں کی۔ اور اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح کے جملہ احکام خواہ وہ مسائل کے بارہ میں ہوں یا کسی اور

بارے میں ان سب لوگوں کے لئے ماننا ضروری قرار دیا۔ جنہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔" (ایک نہائت ضروری اعلان صفحہ ۱)

ہم تو خدا کے فضل سے اب بھی خلیفۂ وقت کے ایسے ہی اختیارات کے قائل ہیں۔ لیکن افسوس کہ جناب مولوی صاحب یہ اختیارات اب صرف انجمن کے سپرد کرنا چاہتے ہیں۔ اور تمام اکنافِ عالم کے احمدی علماء فقہا اور مجتہدین کو دینی امور میں ان دو عالموں کی رائے کا پابند بنانا چاہتے ہیں۔ جو ان کی انجمن کے اندر خوش قسمتی سے ممبر بن گئے ہوں۔ کیا یہ شریعت اسلامیہ سے استخفاف نہیں۔ کیا قرآن اور حدیث کی کوئی نص اس بات کی تائید میں پیش کی جاسکتی ہے۔ اگر نہیں تو خدا اور رسول کے قول کے خلاف جو طریق یہ پیش کر رہے ہیں اسے کیسے قبول کیا جاسکتا ہے۔ اس کے بالمقابل جو تشریح ہم پیش کرتے ہیں۔ اس کی رو سے انجمن کے عالم بھی خلیفہ کی وساطت سے تمام سلسلہ احمدیہ کی نگرانی کے نیچے ہوں گے۔ اور اگر وہ کوئی غلط رائے دیں گے تو سلسلہ احمدیہ اس کا ازالہ اپنے امام کے واسطے سے کرا سکتا ہے۔ لیکن غیر مبایعین کے لئے کوئی چارہ کار نہیں اگر ان کا نظام چل جائے تو دین میں اندھیر پڑ جائے۔

غیر مبایعین کے نظریہ کی حقیقت

ماسوا اس کے اگر بطور تنزل غیر مبایعین کا نظریہ درست تسلیم کر لیا جائے۔ کہ گو انجمن بھی تو بالکل خود مختار اور مطلق العنان مگر اس نے خود حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو اپنی مرضی سے اپنا مطاع تسلیم کر لیا۔ اور اپنے اختیارات اپنی مرضی سے انہیں دے دیئے۔ تو اس نظریہ کو درست تسلیم کرنے کی صورت میں بھی غیر مبایعین ہماری گرفت میں ہیں کیونکہ جب ایک دفعہ وہ انجمن کے اختیارات خلیفۂ وقت کو دے چکے تو اب اس امر پر انہیں جز بز ہونے کا کیا حق ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی انہیں اختیارات کے مالک ہوں۔ کیونکہ غیر مبایعین یہ نہیں کہہ سکتے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ کی وفات پر انجمن کے اختیارات پھر انجمن کی طرف عود کر آئیں گے۔ اس لئے کہ خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی زندگی میں اپنے جانشین کے متعلق خود وصیت فرما دی ہے۔ کہ

"میرا جانشین متقی ہو۔ ہردلعزیز، عالم باعمل۔ حضرت صاحب کے پرانے اور نئے احباب سے سلوک، چشم پوشی، درگذر کو کام میں لائے۔ میں سب کا خیر خواہ تھا وہ بھی خیر خواہ رہے۔ قرآن و حدیث کا درس جاری رہے۔"

نورالدین ۴ مارچ ۱۹۱۴ء

پس اس وصیت کے ساتھ ہی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اختیارات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف منتقل ہو گئے۔ اگر حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے اپنے جانشین کے متعلق وصیت نہ کی ہوتی تب تو اپنے نظریہ کے ماتحت غیر مبایعین کہہ سکتے تھے۔ کہ آپ کی وفات پر انجمن کی طرف سے تفویض کردہ اختیارات انجمن کی طرف عود کر آئے۔ لیکن اب جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آپ لوگوں کے لئے یہ کہنے کا راستہ بھی بند کر دیا۔ تو پھر کس طرح آپ کہہ سکتے ہیں۔ کہ انجمن ہی خود مختار اور مطلق العنان ہے۔

حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی یہ وصیت خود مولوی محمد علی صاحب سے تین دفعہ پڑھ کر سنوائی۔ اور جناب مولوی صاحب نے اس پر آپ کی زندگی میں آپ کے سامنے کوئی اعتراض نہ کیا بلکہ اسے درست تسلیم کیا۔ لیکن مولوی صاحب کا اپنے اس پیر و مرشد کے متعلق طریق عمل ملاحظہ ہو۔ کہ علیحدہ ہو کر انہوں نے ایک ٹریکٹ "ایک نہائت ضروری اعلان" لکھا۔ جس میں جماعت کو نئے خلیفہ کے فوراً انتخاب کرنے سے روکا۔ اور یہ اشتہار اس یقین سے کہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اب جانبر نہیں ہوسکتے۔ آپ کی زندگی میں ہی دُور دور کی جماعتوں میں بھجوا کر جماعت میں انتشار پیدا کرنا چاہا۔ دوسری طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو ایسی کسی تحریر سے جو خلافت کے متعلق ہو شائع نہ کرنے کا اس بناء پر مشورہ دیا کہ اس سے جماعت کو بلاوجہ اختلاف کا علم ہوگا۔ مگر آپ نے اپنے ضروری اعلان کو دور دور مقامات میں بھجوا کر ایک نامناسب فعل کا ارتکاب کیا۔

خلیفہ اور انجمن

بالآخر میں پھر اصل بات کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں۔ اوپر کا جواب میں نے غیر مبایعین کے نظریہ کو بطور تنزل تسلیم کرنے کی صورت میں دیا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ واجب الاطاعت اور مفروض الطاعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ ہونے کی حیثیت سے تھے۔ نہ یہ کہ انجمن نے آپ کو مطاع ہونے کے اختیارات دیئے تھے۔ چنانچہ خود حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ خلفاء کو اسی اصل کے ماتحت قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ماموروں کے خلفاء ایک حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر مامور صادق اور راستباز ہے تو اس کا جانشین اسی اصل کا حکم رکھتا ہے۔ سورۂ نور میں صاف آیت خلافت کے بعد اللہ تعالےٰ منکران خلافت کو فاسق فرماتا ہے۔" (بدر ۲۹ جولائی ۱۹۰۹ء)

اور ظاہر ہے کہ مفروض الطاعۃ خلیفہ کا منکر ہی فاسق ہوسکتا ہے۔ پھر اپنی حیثیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا جو اس کی مخالفت کرتا ہے جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بنکر اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرو۔ ابلیس نہ بنو۔"

(بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

اسی طرح جب آپ کو یہ علم ہوا کہ بعض لوگ یہ خیال ظاہر کرتے ہیں۔ کہ انجمن نے آپ کو خلیفہ بنایا ہے۔ تو آپ نے لاہور والی تقریر میں فرمایا۔ "مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا۔ اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں۔ کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں۔ اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے۔ کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے۔"

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

اسی طرح جب بعض لوگوں کو جماعت میں بھی آپ نے دستوری اور پارلیمنٹی نظام کا حامی پایا۔ جس نظام کے آجکل غیر مبایعین دلدادہ ہیں تو اپنی ایک تقریر میں فرمایا "مجھے وہ لفظ خوب یاد ہیں۔ ایران میں پارلیمنٹ ہوگئی، اور دستوری کا زمانہ ہے، انہوں نے اس قسم کے الفاظ بول کر جھوٹ بولا۔ بے ادبی کی، خدا تعالےٰ نے انہیں دستوری کے نتیجے ایران میں ہی دکھا دیئے۔ میں پھر کہتا ہوں۔ وہ اب بھی توبہ کر لیں۔"

(بدر یکم فروری ۱۹۱۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے یہ اقوال روز روشن کی طرح بتاتے ہیں کہ آپ ہرگز اس اصل کو درست نہیں سمجھتے تھے کہ انجمن نے آپ کو کوئی اختیارات دیئے بلکہ آپ ہمیشہ ایسے خیالات کو سختی سے رد کرتے رہے۔ اور یہاں تک فرما دیا۔ کہ "میں تم سے کسی کا بھی شکر گزار نہیں ہوں۔ جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا"

(بدر یکم فروری ۱۹۱۲ء)

پھر خلیفہ کے اختیارات کے معاملہ کے متعلق حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ یہ بھی فرماتے ہیں۔ "اگر میرا کہا مانو تو ایک صلاح دیتا ہوں ساری دنیا میں ایک ہی خلیفہ ہو۔ ساری دنیا کی انجمنیں صدر انجمن کے ماتحت ہوں۔ مخدوم (خلیفہ ناقل) کے قواعد مخدوم آپ جانے" (الفضل ۱۴ اپریل ۱۹۱۴ء)

پھر اسی تقریر میں یہ بھی فرمایا۔ "ایسی خبر بھی ہے کہ بیعت کے دوسرے روز کسی نے یہ کہا کہ خلیفہ کے اختیارات محدود کرنے چاہئیں۔ میں تمہارے قابو میں کب آسکتا۔ جو آج تمہارے پاس ہے۔ اس پر تو پیشاب بھی نہیں کرتا۔ میرے دل میں اس کی عظمت ہی نہیں۔ مجھے دنیا سے حرص ہی نہیں۔ انجمن کے لئے قاعدے دیئے ہیں۔ جیسے مسیح قاعدوں پر نہ تھا۔ وہ خلیفہ بھی نہیں۔ یہ کہنا کہ فلاں شخص کی خلافت کی تدبیریں ہیں۔ تم ہو گیا تم کو مرتد کر کے ہلاک کر دے۔ جس

سولھواں وقار عمل ۲۷ نبوت/نومبر کو ہوگا

کو تم قابل اعتراض سمجھتے ہو۔ اگر خدا کے نزدیک ہوُا۔ تو تم کیا بلا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام اولاد کے لئے کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے۔ میں سوال کرتا ہوں۔ اگر تمہارے واسطے کوئی امام و مقتداء جس کے ہاتھ پر بیعت کی ہوئی ہو۔ کچھ نہیں۔ کون ہے جو تمہیں سمجھائے اور رات کے وقت ابل ابل کر دعائیں کرے۔ اگر اس کی ضرورت نہیں۔ تو کیا تم خوش ہو سکتے ہو۔ کہ قادیان میں صرف کلرکوں کو دیکھ کر خوش ہو جاؤ۔ جن کو خدا سلطنت دیتا ہے عقل بھی دیتا ہے۔ جس کے لئے خدا قلوب کو مسخر کرتا ہے۔ اسے عاقبت اندیشی بھی دیتا ہے۔ خالد بن ولید عرب کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک طواف کر گیا۔ تو اس نے وہ وہ کام کئے کہ دنیا کی تاریخ گواہی نہیں دیتی۔ حضرت عمرؓ خلیفہ ہو کر خالد بن ولید کو معزول کر دیتا ہے۔ اب کسی کی طاقت نہیں کہ یہ کہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے سپہ سالار عرب ہے۔ وہ کسی سے پوچھتا نہیں اور حکم دیتا ہے۔ خالد بن ولید معزول۔ اس کی جگہ ابوعبیدہ بن جراح کو مقرر کر دیتا ہے۔ کہتے ہیں کہ انجمن اس لئے ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ کے مال کی حفاظت کرے۔ مگر جب خلیفہ صاحب نہ ہونگے تو ہر بیوں کا سلسلہ چار پانچ بوٹیاں فتو باغباں"۔

(ماخوذ از الفضل ۱۴ اپریل ۱۹۱۴ء)

خلیفہ کی بیعت

چوتھا اعتراض مولوی صاحب کا یہ ہے کہ سب احمدیوں کے لئے بار بار کسی شخص کی بیعت ضروری نہیں۔ بلکہ ایسا کرنا الوصیّۃ کے خلاف ہے۔ اور بیعت کے ضروری قرار دینے سے بعض ایسے مفاسد پیدا ہوتے ہیں جو سلسلہ کی بنیاد کو کھوکھلا کرنے والے ہیں اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد کسی خلیفہ کی بیعت ضروری نہیں تھی۔ تو آپ لوگوں نے کیوں خود حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بیعت کر کے جماعت کے تمام سابقہ ممبروں کیلئے بھی آپ کی بیعت کو ضروری قرار دیا؟ کیا یہ نقطہ آپ کو خلافتِ ثانیہ کے قیام کے وقت ہی سوجھا ہے۔

سنیئے صاحب! بار بار بیعت سے اسلام کی بنیاد کھوکھلی نہیں ہوتی۔ بلکہ مضبوط ہوتی ہے۔ بیعت کے ذریعہ کھرے اور کھوٹے میں فرق ہو جاتا ہے۔ منافق اور مومن میں تمیز ہو جاتی ہے پھر ایسا اعلیٰ نسخہ جو کھرے کھوٹے میں امتیاز کر دینے والا ہو۔ اور گند کو اصل سے الگ کر دے۔ کیسے اسلام کی بنیاد کو کھوکھلا کرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔ پھر یہ بھی تو بتایئے کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی بیعت جو کی گئی۔ اور اس کے بعد حضرت عثمان حضرت علی رضی اللہ عنہما کی بیعت کی گئی۔ تو کیا یہ اسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کے لئے تھی؟ اگر نہیں۔ بلکہ اسلام کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے تھی۔ تو آج آپ کی اس بات کو عقلمند دنیا کیسے قبول کرنے کے لئے تیار ہو سکتی ہے۔

بعض فروعی اعتراضات کے جوابات

خلافت کے انکار کے متعلق جناب مولوی محمد علی صاحب کی اصولی باتوں کا جواب دینے کے بعد اب میں بعض ان باتوں کا جواب دیتا ہوں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت کے خلاف محض آپ سے بغض و عداوت کی وجہ سے پیش کی جاتی ہیں۔ ان میں سے پہلا اعتراض مسئلہ کفر و اسلام پر کیا جاتا اور کہا جاتا ہے۔ کہ منکرین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کافر قرار دینا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے فتووں کے سراسر خلاف ہے۔ اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل حوالجات یاد رکھنے چاہئیں۔

اوّل:۔ ایک سائل کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "عجیب بات ہے۔ کہ آپ کافر قرار دینے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

نوٹ:۔ مولوی محمد علی صاحب بھی ایسے لوگوں کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں۔ وہ کافر قرار دینے والوں کو کافر ٹھہراتے ہیں (ملاحظہ ہو ردّ تکفیر اہل قبلہ) مگر نہ ماننے والوں کو غیر فاسق کہتے ہیں (ملاحظہ ہو النبوۃ فی الاسلام) پس مولوی محمد علی صاحب کا یہ فعل بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک ویسے ہی قابل تعجب ہے۔ جیسے کہ اس سائل کا۔

دوم:۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔ "ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

سوم:۔ فرماتے ہیں:۔ "کفر دو قسم پر ہے، اول یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوم یہ کفر کہ مثلاً مسیح موعود کو نہیں مانتا۔ اور اسکو باوجود اتمام حجّت کے جھوٹا جانتا ہے۔ ...... اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ دونو قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹)

چہارم۔ ایک سائل نے سوال کیا "مسیح موعود کو نہ ماننے والا" کافر ہے یا مسلم" اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا۔ "رہی یہ بات کہ ایسا شخص جو نماز پڑھتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاتا ہے۔ وہ مسیح موعود کو نہ ماننے سے ایماندار ہے یا کافر۔ اسکا جواب یہی ہے۔ کہ خدا کے احکام میں سے کسی حکم کو بھی نہ ماننا موجب کفر ہے۔ جو شخص مثلاً نماز پڑھتا ہے۔ مگر کہتا ہے کہ چوری کرنا جھوٹ بولنا۔ زنا کرنا۔ اور شراب پینا اور سؤر کھانا اور خون کرنا کچھ گناہ نہیں۔ وہ کافر ہے۔ کیونکہ اس نے خدا کے احکام کی تکذیب کی۔ اور ان سے انکار کیا۔ زنا کرنا۔ شراب پینا وغیرہ معاصی کفر نہیں وہ سب گناہ ہیں۔ مگر ان بدکاریوں کو حلال ٹھہرانا موجب کفر ہے۔ اسی طرح مسیح موعود سے انکار کرنا اسوجہ سے کفر ہے۔ کہ اس میں خدا اور رسول کے وعدہ اور متواتر پیشگوئی سے انکار ہے۔ اور یہ ایک مسئلہ ہے۔ کہ ہر ایک مسلمان جو ادنیٰ علم رکھتا ہے اس سے واقف ہے۔ خدا کے حدود کو توڑنا کافر نہیں کرتا فاسق کرتا ہے۔ مگر خدا کے قول کے برخلاف بولنا کافر کرتا ہے۔ اس سے کسی کو بھی انکار نہیں۔" (البدر جلد دوم صفحہ ۲۳ ۲۶ جون ۱۹۰۳ء)

اس حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار کو حدود توڑنے کی طرح فسق نہیں کہا۔ بلکہ خدا کے قول کے برخلاف بولنے کی طرح کفر قرار دیا ہے۔

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا مذہب

(۱) فرماتے ہیں:۔ "ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ایسی ماموریت کے منکر ہیں۔ اب بتاؤ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوُا۔ قرآن مجید میں تو لکھا ہے لا نفرق بین احد من رسلہ لیکن حضرت مسیح موعود کے انکار میں تفرقہ ہوتا ہے۔" (الفضل ۳۰ مارچ ۱۹۱۴ء)

(۲) "موسیٰ علیہ السلام کے مسیح کا منکر جس فتویٰ کا مستحق ہے۔ اس سے بڑھ کر خاتم الانبیاء کے مسیح کا منکر ہے صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین"۔

(۳) "اگر اسرائیلی مسیح کا منکر کافر ہے۔ تو محمدی مسیح کا منکر کیوں کافر نہیں۔ اگر اسرائیلی مسیح موسیٰ کا خاتم الخلفاء یا خلیفہ یا متبع ایسا ہے۔ کہ اس کا منکر کافر ہے۔ تو محمد رسول اللہ کا خاتم الخلفاء یا خلیفہ یا متبع کیوں ایسا نہیں۔ کہ اسکا منکر بھی کافر ہو۔ اگر وہ مسیح ایسا تھا۔ کہ اسکا منکر کافر ہو۔ تو یہ مسیح بھی کسی طرح کم نہیں۔ یہ محمدی مسیح ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین اور اسی کا غلام ہے۔" (الحکم ۲۸ مئی ۱۹۱۴ء)

ماخوذ از الحکم ۱۹۰۴ء

کیا مولوی محمد علی صاحب کا اب بھی یہی مذہب ہے، جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے اوپر کے حوالہ جات میں بیان کیا گیا ہے؟ ہرگز نہیں۔

پیر پرستی کا الزام

دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ قادیان میں پیر پرستی ہے۔ اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ اگر خلیفۂ وقت کی اطاعت کا نام آپ لوگوں کے نزدیک پیر پرستی ہے۔ تو اعتراض کی حقیقت معلوم۔ ورنہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کسی انسان کی پرستش کو لعنت سمجھتی ہے۔ ہاں اطاعت امام کا حکم قرآن و حدیث میں موجود ہے۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول و اولوا الامر منکم حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من اطاع امیری فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد عصانی۔ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی۔ اس نے میری اطاعت کی اور جو امیر کی نافرمانی کرے گا۔ وہ میری نافرمانی کرے گا۔ نیز مولوی محمد علی صاحب اپنے ٹریکٹ ایک نہایت ضروری اعلان میں صفحہ ۱۱ پر حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی بیعت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

یہ سب اللہ تعالیٰ کے ساتھ روحانی تعلق کو بڑھانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح جیسے پاک وجود کی دعاؤں سے فائدہ اٹھانے کے لئے آپ کے علم وفضل کے آگے سر نیچا کرنے کے لئے تھی۔ اور اسلئے ضروری تھا۔ کہ مرید اپنے آپ کو مرشد کے سامنے ایک بے جان کی طرح ڈال دے۔ اور اپنی جملہ خواہشات کو اس کے سپرد کر دے۔ نہ یہ کہ مرشد کہتا ہے کہ فلاں بات درست ہے تو مرید کہتا ہے کہ مرشد نے سمجھا ہی نہیں۔ میں اس کو بہتر سمجھتا ہوں۔ یہ بیعت کر لینے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کی گستاخی اور بیعت کے مفہوم کے ساتھ ہنسی ہے۔"

ان الفاظ میں خلیفۂ وقت کی بیعت کا جو مفہوم مولوی محمد علی صاحب نے بیان کیا ہے۔ ہم خدا کے فضل سے اسی پر قائم ہیں۔ لیکن تعجب ہے۔ اب خلیفۂ وقت کی ایسی اطاعت کو مولوی صاحب پیر پرستی قرار دے رہے ہیں۔

سچے اعتراضات کرنیکی ممانعت

تیسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے کہا "مجھ پر سچے اعتراض کرنے والا بھی جہنمی ہے۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ ہاں یہ آپ کا خواب ہے۔ اور خواب میں آپ نے ایک شخص کو ایسا کہا۔ مگر اس میں بھی کیا شک ہے۔ کہ خلافت کو نقصان پہنچانے کی غرض سے خلیفۂ وقت کی کسی غلطی کو اعتراض کے رنگ میں پھیلانا یقیناً منافقت ہے اور منافقت کا نتیجہ یقیناً جہنم ہے۔ خود مولوی محمد علی صاحب اپنی پارٹی کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں:-

"عیب شماری کی بیماری چھوڑ دو۔ اس سے خدا کی پناہ مانگو۔ اور ان باتوں سے الگ ہو جاؤ جو جماعت کو کمزور کرنے والی ہیں۔ دنیا میں کوئی کام نہیں جہاں نقص نہ ہو۔ اگر اسی بات میں لگے رہو گے۔ تو کام کیا کرو گے۔ ..... اعتراض کرنے کو مقصد قرار دے لو گے۔ تو پھر اصل کام گیا۔ پس نکتہ چینی سے بچو۔ اور قوم کے متفقہ فیصلہ کے خلاف ہر بات کو رد کر دو۔"

(پیغام صلح ۱۲ر جون ۱۹۳۷ء)

اعتراض کرنے والا جب اصل کام کو بقول مولوی محمد علی صاحب ترک کرتا ہے۔ تو قابل مؤاخذہ ہوگا یا نہیں۔ مولوی صاحب قومی فیصلہ کے خلاف سچے اعتراض کرنے سے بھی روکتے ہیں۔ اور غلط فیصلہ منوانا بھی چاہتے ہیں۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اگر خواب میں بھی ایسا کہیں۔ کہ آپ پر سچے اعتراض کرنے والا جہنمی ہے۔ تو یہ جرم ان کے نزدیک شرک بن جاتا ہے۔ اور ناقابل عفو۔ یا للعجب۔ حالانکہ جناب مولوی صاحب یہ بھی خود ہی لکھ چکے ہیں:-

"خدا نے ... کسی کی غیر حاضری میں اس کے خلاف سچی بات کرنے کو بھی روک دیا ہے۔"

(پیغام صلح ۲۷ر اپریل ۱۹۳۷ء)

پس ایسے اعتراضات محض بغض و حسد کا کرشمہ ہیں ✦

(قاضی محمد نذیر لائل پوری لیکچرار جامعہ احمدیہ قادیان)

صیغہ مقامی تبلیغ کی نو ماہی رپورٹ

۱۲۶۱ اشخاص نے بیعت کی۔ سترہ جلسے ۹۱ مجاہد۔ ۴۴ نئے دیہات میں احمدی

صیغہ مقامی تبلیغ کی کوشش اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۳۰ر ستمبر ۱۹۴۱ء تک ۱۲۶۱ اشخاص نے بیعت کی ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔ پچھلے سال سارے سال میں بارہ سو اشخاص نے بیعت کی تھی۔ مگر امسال نو ماہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۲۶۱ اشخاص نے بیعت کی ہے۔ الحمد للہ

نئی جماعتیں

چوالیس ایسے دیہات میں احمدی ہوئے جہاں پہلے کوئی احمدی نہ تھا۔ انہیں سے پنڈوری میا سنگھ۔ شاہپور۔ کنڈیلہ۔ الوکے۔ میادی نانوں۔ دارا پور۔ تلونڈی بھارت۔ چھنیاں فتح میں اچھی خاصی جماعتیں قائم ہو گئی ہیں۔

جلسے

عرصہ زیر رپورٹ میں سترہ جلسے باقاعدہ طور پر کئے گئے۔ جنہیں سے دھرم کوٹ بگہ۔ گھوڑیواہ۔ بیری۔ گورداسپور۔ بھینی کھادر۔ اٹھوال۔ ونجواں۔ کاہنووان کے جلسے خاص طور پر کامیاب رہے۔ دھرم کوٹ بگہ کے جلسہ کے اختتام پر ایک دن میں ۸۵ اشخاص نے بیعت کی۔ جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے جلسوں کے انتظام میں خاص مدد فرمائی جسکے لئے ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

مجاہدین

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مہتمم دعوۃ عامہ مقامی تبلیغ کی کوششوں سے اسوقت تک اکیانوے مجاہد وفود کی صورت میں باہر بھیجے گئے۔ مجاہدین میں زیادہ تعداد جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلبا کی تھی۔ پچھلے سال ۱۹۴۰ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ اور طلباء نے بھی پندرہ پندرہ دن کیلئے اپنے آپکو وقف کر کے مقامی تبلیغ کی زیر ہدایت کام کیا تھا۔ مگر افسوس کہ امسال باوجود تحریک کرنے کے نہ اساتذہ کرام تبلیغ کے لئے تیار ہوئے اور نہ ہی طلباء۔ یہی حال مدرسہ احمدیہ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی کی توفیق دے ✦

دورہ نگران صاحب اعلیٰ

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال نگران اعلیٰ مقامی تبلیغ نے شروع سال سے ۳۰ر ستمبر ۱۹۴۱ء تک دو سو چودہ دیہات کا دورہ کیا۔ یہ مقامات ان دوروں کے علاوہ ہیں جہاں جلسوں کے لئے تشریف لے گئے۔

معاونین

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تحریک جدید کی امداد کے علاوہ اپنا ذاتی چندہ عنایت فرماتے رہے۔ حضور کے علاوہ مندرجہ ذیل احباب نے اپنا چندہ باقاعدہ ادا کر کے صیغہ مقامی تبلیغ کی مدد فرمائی۔ جن کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے:-

(۱) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے (۲) آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب۔ (۳) بیگم صاحبہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب (۴) جناب چوہدری بشیر احمد صاحب لاہور (۵) لفٹیننٹ چوہدری عبداللہ خانصاحب ٹاٹا نگر (۶) شیخ مظفر دین صاحب پشاور (۷) چوہدری نصیر احمد صاحب دہلی (۸) صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب۔ (۹) کپتان ملک سلطان محمد خانصاحب پنڈی گھیپ (۱۰) سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب حیدر آباد دکن (۱۱) چوہدری حمید اللہ صاحب (۱۲) شیخ اعجاز احمد صاحب (۱۳) چوہدری نقیر محمد صاحب (۱۴) سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آباد دکن (۱۵) مکرمہ بدر النساء صاحبہ شیلانگ آسام (۱۶) جماعت احمدیہ مزنگ لاہور (۱۷) جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر (۱۸) جماعت احمدیہ بشمو (۱۹) جماعت احمدیہ دہلی (۲۰) بابو محمد اکبر صاحب الفضل قادیان (۲۱) ڈاکٹر عبدالوحید صاحب (۲۲) کرنل لفٹیننٹ ایم عطاء اللہ صاحب پونا (۲۳) پیر اکبر علی صاحب ایم۔ ایل۔ اے فیروزپور

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت خان بہادر ملک صاحب خان صاحب نون ایم بی ای کلکٹر بہادر ضلع گوجرانوالہ

باوا نرائن داس چیلہ باوا آتما رام قوم سادھ دادو پنتھی سکنہ گوجرانوالہ اپیلانٹ۔

بنام

(۱) رام پرشاد چیلہ واحبد داس قوم سادھ دادو پنتھی سکنہ گوجرانوالہ (۲) سری سناتن دھرم براہمن منڈل گوجرانوالہ بذریعہ ڈاکٹر رام بھایا وائس پریذیڈنٹ سکنہ گوجرانوالہ رسپانڈنٹان

اپیل انتقال نا راضی حکم نائب تحصیلدار صاحب گوجرانوالہ مورخہ ۱۴ ش ۴۱

مقدمہ مندرجہ بالا میں ہر دو رسپانڈنٹان مذکور تعمیل نوٹس سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مسمیان رام پرشاد و ڈاکٹر رام بھایا مذکور ہمارے روبرو بمقام گوجرانوالہ بہ تقرر ۱۲/۴۱ ۳ حاضر آویں ورنہ انکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ٹوکیو ۔ ۱۸ر نومبر۔ جاپانی پارلیمنٹ نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس میں حکومت پر زور دیا گیا ہے کہ نیشنل پالیسی کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ نیز یہ کہ چین کی جنگ کی طوالت کی سب سے بڑی ذمہ داری ان قوموں پر ہے جن کا رہنما امریکہ ہے امریکہ ساری دنیا کا لیڈر بننا چاہتا ہے

انقرہ ۔ ۱۸ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکن گورنمنٹ نے چھوٹے بڑے ایک ہزار تجارتی جہازوں کو مسلح کر دیا ہے۔ اور اب وہ بہت سے جنگی جہازوں کی معیت میں بحر اوقیانوس اور بحر الکاہل کی طرف جا رہے ہیں۔ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ ہر جارحانہ کارروائی کا مقابلہ کریں جاپان کی سرکاری نیوز ایجنسی نے یہ خبر بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ نے عملی طور پر جاپان کے خلاف جنگ شروع کر دی ہے۔

واشنگٹن ۔ ۱۸ر نومبر۔ امریکن وزیر بحر نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ کے مسلح تجارتی جہاز عنقریب انگلستان پہنچ جائیں گے۔ اور بحیرہ قلزم تک سفر کرینگے۔ اگر کسی نے مزاحمت کی۔ تو اس کا مقابلہ کریں گے۔

دہلی ۔ ۱۸ر نومبر۔ ستیہ آگرہی قیدیوں کی رہائی میں التوا کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو اور مولوی ابوالکلام صاحب آزاد نے کانگرس کی پالیسی میں تبدیلی کی مخالفت کی ہے۔ گاندھی جی سے اس بارہ میں گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اس دوران میں ستیہ آگرہیوں کی فہرستیں تیار کی جا رہی ہیں۔ سر سکندر حیات خاں نے ایک بیان میں کہا کہ صوبائی حکومتیں ان کی رہائی کی مخالفت نہ کرینگی۔ آپ نے کہا۔ پنجاب میں یہ تحریک مر چکی ہے۔

سائیگان ۔ ۱۸ر نومبر۔ کریمیا کے سارے مشرقی ساحل پر جرمنوں کا قبضہ ہو گیا ہے اور اس وجہ سے تین ارب ٹن لوہا خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ جرمن ماہرین معدنیات کانوں پر قبضہ کے لئے پہنچ گئے ہیں۔

انقرہ ۔ ۱۸ر نومبر۔ ترکش ریڈیو سے جرمنوں کے آئندہ اقدامات پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ کہ وہ اب کوشش کرینگے۔ کہ کاکیشیا کو ایران اور روس سے کاٹ دیں۔ اسی لئے دریائے ڈون کے رقبہ میں جرمن فوجیں نئے حملے کر رہی ہیں۔

دہلی ۱۸ر نومبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں ہندوستان کو اٹلانٹک چارٹر سے باہر رکھنے پر اظہار بے چینی کا ریزولیوشن دس کے مقابلہ میں چھ ووٹوں کی مخالفت سے پاس ہو گیا۔ سرکاری ممبر غیر جانبدار رہے۔ مرکزی اسمبلی میں اسے ہندوستان پر نافذ کرنے کا ریزولیوشن قبل ازیں پاس ہو چکا ہوا ہے۔

دہلی ۔ ۱۸ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان میں پیراشوٹ سپاہیوں کی تیاری کا کام سرگرمی سے شروع ہوا ہے۔ ہندوستانیوں کے علاوہ گورے اور گورکھے بھی ٹریننگ لے رہے ہیں تعلیم دینے کے لئے افسر برطانیہ سے منگوائے گئے ہیں۔

لنڈن ۔ ۱۸ر نومبر۔ اس خبر کی تصدیق ہو چکی ہے کہ عراق گورنمنٹ نے جاپان اور وشی کی حکومتوں سے ڈپلومیٹک تعلقات قطع کر لئے ہیں۔ اور ان کے سفراء کو نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ رشید علی کی بغاوت کے ایام میں جاپان اور فرانس کے باشندوں کا رویہ نامناسب تھا۔

برلین ۔ ۱۸ر نومبر۔ نازی پریس میں آجکل اس بات پر بہت زور دیا جا رہا ہے کہ برطانیہ پر حملہ جلد از جلد ہونا چاہیئے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جرمنوں نے اس مقصد کے لئے لاکھوں کی تعداد میں فوج بردار گلائیڈرز تیار کر لئے ہیں۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے۔ انہیں کرچ سے کاکیشیا پہنچنے کے لئے استعمال میں لایا جائے۔

قاہرہ ۔ ۱۸ر نومبر۔ برطانی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ایبے سینیا میں اٹلی کی آخری چھاؤنی گونڈر پر چھ اطراف سے حملہ کیا جا رہا ہے۔ اور سخت بمباری بھی کی جا رہی ہے۔ اطالوی فوجوں کے گرد گھیرا عنقریب مکمل ہو جائے گا۔

بنکاک ۔ ۱۸ر نومبر۔ سیام کے اخباروں نے لکھا ہے کہ چند روز ہوئے ہند چینی سے چالیس فرانسیسی فوجیوں کی ایک پارٹی سیامی سرحد کو پار کر آئی۔ سیامی پولیس نے اس پر حملہ کیا۔ دونوں طرف سے گولیاں چلیں۔ ایک فرانسیسی سپاہی مارا گیا۔ اور ایک پکڑا گیا۔ چار سیامی سپاہی زخمی ہوئے

لنڈن ۔ ۱۸ر نومبر۔ آج دار العوام میں سوال کیا گیا۔ کہ ہندوستان۔ برما ایبے سینیا اور فلسطین وغیرہ ممالک میں اس سوال پر جو بےچینی پائی جاتی ہے کہ ان پر اٹلانٹک چارٹر کے اطلاق کا اعلان نہیں کیا گیا۔ کیا مسٹر چرچل اس سے آگاہ ہیں۔ مسٹر چرچل نے کہا۔ کہ میں اس بارہ میں ۹ر ستمبر کو جو بیان دے چکا ہوں۔ اس پر کچھ اضافہ کرنا نہیں چاہتا۔

لنڈن ۔ ۱۸ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کالینن کے علاقہ میں روسیوں نے اپنی پوزیشن قدرے بہتر بنالی ہے۔ تمام محاذوں پر جرمن سپاہی شدید سردی کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ ان کے پاس کافی کپڑے نہیں۔ حتّٰی کہ بعض نے عورتوں کے پہننے کی پوستینیں گردنوں میں ڈال رکھی ہیں۔ روستوف پر جرمنوں نے دو بار حملے کئے۔ مگر ناکام رہے۔ روسی اخبار ریڈ سٹار نے لکھا ہے۔ کہ ٹولا کے محاذ پر تین جرمن رجمنٹوں نے حملہ کیا۔ مگر منہ کی کھا کر بھاگے۔ اور افراتفری میں اوورکوٹ، آہنی ٹوپیاں۔ بوٹ اور بہت سا سامانِ جنگ وہیں چھوڑ گئے۔

واشنگٹن ۔ ۱۹ر نومبر۔ امریکن وزیر خارجہ نے کل تین گھنٹہ تک جاپانی سفیر اور جاپان کے خاص ایلچی سے گفتگو کی تھی جو آج بھی جاری رہی۔ کل جاپان پارلیمنٹ میں ایک وزیر نے جنگجویانہ تقریر کی تھی۔ اس پر یہاں حیرانی ظاہر نہیں کی جا رہی۔ اور اس کا مطلب یہ لیا جا رہا ہے کہ جاپان گورنمنٹ یہ نہیں چاہتی۔ کہ صلح کا پرمشن کامیاب ہو۔ اس نے اپنے نمائندہ کو ایک ہاتھ میں صلح کا جھنڈا اور دوسرے میں سنگ و خشت دے کر بھیجا ہے۔

لنڈن ۔ ۱۹ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ماسکو سے دو سو میل جنوب کی طرف اوریل کے علاقہ میں جرمنوں نے نیا حملہ شروع کیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ریلوے لائن پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ جس کے ذریعہ جنوبی علاقہ سے سامانِ جنگ پہونچتا ہے۔ انہوں نے یہاں دو دیہات پر قبضہ بھی کر لیا ہے۔

ٹوکیو ۔ ۱۹ر نومبر۔ جاپان پارلیمنٹ کے ایوان اعلیٰ نے ۳ ارب ۸۰ کروڑ ین کا ضمنی بجٹ فوجی اخراجات کیلئے صرف نو منٹ میں پاس کر دیا۔

لاہور ۔ ۱۸ر نومبر۔ پولیس کی جدوجہد کے نتیجہ میں ضلع فیروزپور میں تین سو بندوقیں۔ اور پستول اور اڑھائی ہزار سے زائد دیگر اسلحہ پکڑا گیا ہے جو بلا لائسنس لوگوں نے قبضہ میں رکھا ہوا تھا۔ ان میں سے ۲۳۵ پستول گھریلو ساخت کے ہیں۔

دہلی ۔ ۱۹ر نومبر۔ آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اس سال مارچ میں ہندوستان کی کل آبادی ۳۸ کروڑ ۸۰ لاکھ تھی۔ جو گذشتہ مردم شماری سے ۱۵ فیصدی زیادہ ہے۔ صوبہ سرحد کی آبادی گذشتہ دس سال میں ۲۵ فیصدی بڑھ گئی ہے۔

ماسکو ۔ ۱۹ر نومبر۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کرشن کی بندرگاہ پر جرمن ابھی قابض نہیں ہو سکے۔ البتہ شہر کے رستوں پر لڑائی ہو رہی ہے۔ کالینن کے علاقہ اور روستوف میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمن کوشش کر رہے ہیں۔ کہ جرمن صفوں میں سے گذر کر کاکیشیا پہنچ سکیں۔ اس لئے انہوں نے دریائے وولگا کو پار کرنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ روستوف دریائے ڈون کے کنارے پر واقع ہے۔ یہاں بھی دشمن کو روک دیا گیا ہے۔ ماسکو کے محاذ پر ماجائسک کے علاقہ میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی